50640 ـ بھائی مالدار تھا پھر کنگال ہو گیا تو کیا اسکے ذاتی گھر کےہوتے ہوئے زکاۃ دے سکتا ہے؟

سوال

میرا بھائی ایك كامیاب تاجر تھا، اور اس كی مالی حالت بھی اچھی اور بہتر تھی، اس نے ایك جدید اور مہنگا ترین گھر بنانا شروع كیا اور كچھ عرصہ بعد اس كی مالی حالت ابتر ہوگئی اور وہ كنگال ہوگیا، تو كیا میرے لیے اسے زكاۃ دینا جائز ہے، حالانكہ وہ اس گھر كا مالك ہے جس كی ملكیت تقریبا پچاس ہزار دینار ہے، اور اس كی كفالت میں نو بچے ہیں، اب انكی حالت بہت ہی بری ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس فقیر یا مسكین كو زكاۃ دینی جائز ہے جس كے پاس اپنی اور اہل و عیال كی ضروریات كے لیے نفقہ اور خرچ نہ ہو، لہذا اگر آپ كے بھائی كے پاس رہائش كے لیے مكان ہے جو اسے اور اس كی اولاد كے لیے كافی ہے، تو اسے اس گھر كی بنیادوں كو فروخت كر كے اپنی اور اولاد كی ضروریات پوری كرنی چاہیں، اور اگر اسے فروخت كرنا ممكن نہیں تو پھر نفقہ اور رہائش كی بنا پر اسے زكاۃ دینی جائز ہے۔

لیكن اسے زكاۃ اس لیے ادا نہیں كی جائے گی كہ وہ اپنے اس گھر كی تعمیر مكمل كرلے، كیونكہ فقیر كو اتنی زكاۃ دی جا سكتی ہے جو اس كی ضروریات پوری كرے، اور آپ كے بھائی كی رہائش كی ضرورت گھر تعمیركئے بغیر پوری ہو سكتی ہے، مثلا اس كے لئے كوئی مناسب سا گھر كرایہ پر لے لے۔

دوم:

زكاۃ كے مستحق اقرباء و رشتہ داروں كو زكاۃ ادا كرنا غیر رشتہ داروں كو زكاۃ دینے سے افضل اور بہتر ہے ؛ كیونكہ قریبی اور رشتہ دار پر صدقہ كرنا ایك تو صدقہ ہے اور دوسرا صلہ رحمی بھی، لیكن اگر وہ قریبی اور رشتہ دار ان افراد میں سے ہو جن كا نفقہ اور خرچ آپ پر لازم ہے تو پھر اسے زكاۃ دینی جائز نہیں بلكہ آپ پر ان كا نفقہ اورخرچ كرنا واجب ہے۔

مزید تفصیل كے لیے سوال نمبر (20278) كا جواب دیكھیں۔

شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"زکاۃ کے مستحقین میں سے انسان جتنا بھی آپ کا زیادہ قریبی رشتہ دار ہو گا وہ اتنا ہی دوسرے سے اولی و افضل و بہتر ہے؛ کیونکہ آپ کا اپنے قریبی اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا ایك تو صدقہ ہے ساتھ میں صلہ رحمی بھی ہے، لہذا آپ کا اپنے قریبی کو زکاۃ دینا جائز ہے بشرطیکہ اس کا نان و نفقہ آپ پر واجب نہ ہوتا ہو، اور اگر اس کا نفقہ آپ پر واجب ہوتا ہو تو اس پر خرچ کرنا آپ پر واجب ہے، اور اپنی زکاۃ اسے دینا جائز نہ ہو گی۔

فرض کریں کہ آپ کا ایك بھائی ہو اور اس کا وارث آپ کے علاوہ کوئی اور نہیں، اور آپ غنی و مالدار ہیں اور اس پر خرچ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور آپ کا بھائی فقیر ہے،اس صورت میں آپ کا اسے اپنی زکاۃ دینا جائز نہیں؛ کیونکہ ا سکا نان ونفقہ آپ کے ذمہ واجب ہے، لیکن اگر اس فقیر بھائی کی اولاد ہو تو آپ کے لیے اسے زکاۃ دینی جائز ہے؛ کیونکہ اس کی اولاد ہونے کی صورت میں آپ پر اس کا خرچ واجب نہیں ہوتا، کیونکہ آپ اس کےوارث نہیں ہیں۔

ماخوذ: از خطبۃ الجمعۃ (المجموعۃ السابعۃ)

اور شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

رشتہ داروں کو زکاۃ دینے کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس میں قاعدہ و اصول یہ ہے کہ: ہر وہ قریبی اور رشتہ دار جس کا نان و نفقہ زکاۃ دینے والے پر واجب ہوتا ہے تو اسے زکاۃ دینی جائز نہیں جو اس کے نفقہ اور خرچ کو ختم کرنے کا سبب بنے۔

لیکن اگر اس قریبی اور رشتہ دار کا نان ونفقہ اس پر واجب نہیں ہوتا، مثلا جب بھائی کی اولاد ہو۔ کیونکہ جب بھائی کے بیٹے ہوں تو بیٹوں کے ہوتے ہوئے ان کے مابین آپس میں عدم وراثت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے بھائی پر اس کا نفقہ واجب نہیں ہوگا ۔ اور اس حالت میں اگر بھائی زکاۃ کے مستحقین میں سے ہو تو بھائی اسے زکاۃ دے سکتا ہے۔

اسی طرح اگر انسان کے قریبی اور رشتہ دار نفقہ میں تو زکاۃ کے محتاج نہیں، لیکن ان پر قرض ہے تو یہ قرض ادا کرنا جائز ہے، اگرچہ وہ قریبی والد یا بیٹا، یا بیٹی یا ماں ہی کیوں نہ ہو، بشرطیکہ کہ ان پر پڑنے والا قرضہ فضول خرچی کی وجہ سے نابنا ہو۔

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (18 / 414)

والله اعلم .